آیاتہا ۵ سُوْرَۃُ الْفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ ۱۱۳ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

"آپ عرض کیجئے میں پناہ لیتا ہوں صبح کے پروردگار کی۔ ہر اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا۔ اور (خصوصاً) رات کی تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور ان کے شر سے جو پھونکے مارتی ہیں گرہوں میں۔ اور (میں پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے"۔

امام احمد، بزار، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے طرق صحیحہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مصحف سے معوذتین کو مٹا دیتے تھے اور کہتے تھے: تم قرآن میں ایسی شے کی آمیزش نہ کرو جو اس میں سے نہیں ہے۔ بے شک یہ دونوں کتاب اللہ میں سے نہیں ہیں۔ صرف حضور نبی کریم ﷺ کو ان کے ساتھ پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کی قرأت نہیں کرتے تھے۔ بزار نے کہا ہے: صحابہ کرام میں سے کسی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اتباع و پیروی نہیں کی۔ حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ سے صحیح روایت کے ساتھ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے نماز میں ان دونوں کی قرأت کی ہے اور ان دونوں کو مصحف میں ثابت رکھا گیا ہے۔(1)

امام طبرانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے ان دونوں سورتوں کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کہا گیا ہے تو میں نے کہا: بس تم بھی اسی طرح کہو جیسے میں نے کہا ہے۔(2)

امام احمد، بخاری، نسائی، ابن ضریس، ابن الانباری، ابن حبان اور ابن مردویہ نے حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: اے ابوالمنذر! میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے مصحف میں معوذتین نہیں لکھتے۔ تو انہوں نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں نے ان دونوں کے بارے رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا اور جب سے میں نے پوچھا ہے اس وقت سے تیرے سوا کسی نے بھی ان کے بارے مجھ سے سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کہا گیا ہے کہو۔ سو میں نے کہا: بس تم بھی کہو۔ چنانچہ ہم اسی طرح کہتے ہیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

امام مسدد اور ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت حنظلہ سدوسی رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: میں قوم کو نماز پڑھتا ہوں۔ اور میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتا ہوں۔ تو انہوں نے

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 12-311 (63-11562)، دار الفکر بیروت 2۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 312 (11564)

marfat.com

Marfat.com

فرمایا: ان دونوں کو پڑھا کر۔ کیونکہ یہ دونوں قرآن میں سے ہیں۔

امام احمد اور ابن ضریس رحمہما اللہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور لوگ پیچھے پیچھے آرہے تھے اور سواریوں کی قلت تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ کے اور میرے اترنے کا مقام آگیا۔ چنانچہ آپ مجھے ملے اور میرے کندھے پر ضرب لگائی اور فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تو میں نے کہا اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت پڑھی۔ اور میں نے بھی آپ کے ساتھ ساتھ اسے پڑھا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت پڑھی۔ اور میں نے بھی آپ کے ساتھ اس کی قرأت کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو ان کی قرأت کیا کر۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے الاوسط میں سند حسن کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر کچھ آیات نازل کی گئی ہیں کہ ان کی مثل مجھ پر نازل نہیں کی گئیں اور وہ معوذتین ہیں۔ (1)

امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ضریس، ابن الانباری نے المصاحف میں اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آج کی رات مجھ پر کچھ آیات نازل کی گئی ہیں۔ جن کی مثل میں نے کبھی نہیں دیکھیں (یعنی) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (2)

امام ابن ضریس، ابن الانباری، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی نے الشعب میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اور ہم جحفہ اور ابواء کے درمیان تھے کہ اچانک شدید ہوا اور تاریکی نے ہمیں ڈھانپ لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنے لگے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! تو بھی ان دونوں کے ساتھ پناہ طلب کر۔ پس ان دونوں کی مثل کے ساتھ پناہ طلب کرنے والا کوئی نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو نماز میں ان دونوں کے ساتھ امامت کراتے بھی سنا ہے۔ (3)

امام ابن سعد، نسائی، بغوی اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو حابس جہنی رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابو حابس! رضی اللہ عنہ۔ کیا میں تجھے وہ افضل ترین شی نہ بتاؤں جس کے ساتھ پناہ مانگنے والے پناہ طلب کریں؟ انہوں نے عرض کی: ہاں! کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ! ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یہ دونوں معوذتین ہیں۔ (4)

امام ترمذی اور آپ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے، نسائی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو سعید الخدری

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 310 (11558)، دار الفکر بیروت
2۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 272، قدیمی کتب خانہ کراچی
3۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 511 (2563)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ سنن نسائی، جلد 2، صفحہ 311، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com

Marfat.com

75A

رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگتے تھے اور جب معوذتین کی سورتیں نازل ہوئیں، تو آپ ﷺ ان دونوں کے ساتھ پناہ طلب کرنے لگے اور ان کے سوا ہر شے کو چھوڑ دیا۔(1)

امام ابوداؤد، نسائی، حاکم رحمہم اللہ اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ دس خصلتوں کو ناپسند کرتے تھے۔ زعفران ملی خوشبو لگانا یعنی الخلوق، بڑھاپے کو چھپانا، تبدیل کرنا، چادر کو زمین پر گھسیٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، تعویذ باندھنا اور معوذات کے سوا دم کرنا، ٹخنوں پر مارنا، خاوند کے علاوہ کسی غیر کے لیے زیب و زینت کا اظہار کرنا۔ ایسے مقام پر پانی ڈالنا جو حلال نہ ہو (مراد زنا کرنا ہے) اور بچے کو خراب کرنا اسے غیر محرم کے حوالے کر کے۔(2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ معوذات کے سوا دم کرنا ناپسند فرماتے تھے۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کرو۔

ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں (یعنی موذتین) کی مثل کے ساتھ نہ کسی سائل نے سوال کیا اور نہ کسی پناہ طلب کرنے والے نے پناہ طلب کی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عقبہ! قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ۔ کیونکہ تو ان سے زیادہ بلیغ ہرگز نہیں پڑھے گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین سورتوں میں سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس بھی ہیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور اس میں معوذتین کی قرأت کی۔ پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تو نے سنا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے ان کی مثل نہیں پڑھیں۔

امام نسائی، ابن ضریس، ابن الانباری اور ابن مردویہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا: پڑھ۔ میں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پھر فرمایا: تو پڑھ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں کیا پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تو ان دو کی مثل ہرگز نہیں پڑھے گا۔(4)

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 27، وزارت تعلیم اسلام آباد
2۔ سنن ابوداؤد، جلد 1، صفحہ 580، نور محمد اصح المطابع کراچی
3۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 517 (2578)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ سنن نسائی، جلد 2، صفحہ 312، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com
Marfat.com

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس رحمہ اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ثابت بن قیس بیمار ہوئے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے اور یہ مریض تھے۔ تو آپ ﷺ نے معوذات پڑھ کر انہیں دم کیا اور پھونک ماری۔ اور فرمایا "اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اکْشِفِ الْبَأْسَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شِمَاسٍ" (اے اللہ! جو سارے لوگوں کا رب ہے۔ ثابت بن قیس بن شماس سے بیماری دور فرمادے) پھر آپ نے ان کی اس وادی (طحان) سے کچھ مٹی لی اور اسے پانی میں ڈالا اور حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو پلا دیا۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ضریس رحمہما اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب فجر طلوع ہوئی آپ ﷺ نے اذان کہی اور اقامت کہی۔ پھر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا۔ پھر آپ نے معوذتین کے ساتھ قرأت کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تو نے کیسے دیکھا؟ میں نے عرض کی: تحقیق میں نے دیکھ لیا ہے یارسول اللہ! ﷺ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ دونوں پڑھا کر جب بھی تو سوئے اور جب بھی تو اٹھے۔ (1)

امام ابن الانباری نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عقبہ بن عامر کو فرمایا: سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کر۔ کیونکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کی پسندیدہ سورتوں میں سے ہیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑے چل رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تجھے ایسی دو سورتیں نہ لکھا دوں جن کی قرأت انتہائی بہتر اور نفع بخش ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور جب آپ نے نزول فرمایا تو آپ نے صبح کی نماز میں ان ہی کی قرأت کی۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عقبہ! تو کیسے دیکھتا ہے۔ (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خچر پر سوار تھے۔ تو وہ بدکنے لگی۔ تو آپ ﷺ نے اسے روک دیا اور ایک آدمی کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ اس پر یہ پڑھے: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پس وہ پرسکون ہوگئی اور چل پڑی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ نجاشی نے رسول اللہ ﷺ کو سیاہی مائل سفید رنگ کی ایک خچر بطور ہدیہ و تحفہ پیش کی۔ تو اس میں بڑی مشقت اور مشکل پیش آئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس پر سوار ہو اور اسے مطیع بناؤ۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نسبتاً زیادہ ڈرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اس پر سوار ہو اور قرآن کریم پڑھو۔ انہوں نے عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تو نے اس کی مثل سورت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہوگی۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 6، صفحہ 146 (30211)، دار التاج بیروت
2۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 366 (877)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار تھے تو آپ اپنے اوپر معوذتین پڑھتے اور تھوکتے یا پھونک مارتے تھے۔

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھے تو کہا کر اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور جب قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ تو کہا کر۔ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

امام محمد بن نصر نے حضرت ابوضمرہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس دوسری رکعت میں جس کے ساتھ آپ وتر بناتے تھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے اہل خانہ میں سے ایک عورت کے گلے میں ایک تسمہ دیکھا جس میں تعویذ تھے۔ تو آپ نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا: آل عبداللہ شرک سے غنی اور بری ہے۔ پھر فرمایا: مصیبت، تعویذ اور منتر شرک میں سے ہیں۔ تو اس عورت نے کہا: بلاشبہ ہم میں سے کوئی اپنے سر میں تکلیف کی شکایت کرتی ہے تو وہ منتر گنڈے کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور جب وہ منتر کا مطالبہ کرتی ہے تو وہ یہ گمان کرتی ہے کہ تحقیق اس نے اسے نفع اور فائدہ دیا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ اس کے سر میں آ کر کیل چبھو دیتا ہے۔ اور جب وہ منتر کراتی ہے تو وہ رک جاتا ہے۔ اور جب منتر نہ کرائے تو وہ اسے اور مضبوط اور پختہ کرتا ہے۔ پس اگر تم میں سے کسی کو تکلیف ہو۔ تو وہ پانی لے کر اسے اپنے سر اور منہ پر چھڑکے۔ پھر یہ کہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۃ الناس پڑھے۔ ان شاء اللہ اس کے لیے نفع بخش ہوگا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے مسند میں حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے حضور نبی مکرم ﷺ پر جادو کیا اور آپ بیمار ہو گئے۔ پھر حضرت جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے اور آپ ﷺ پر معوذتین نازل ہوئیں۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے کہا۔ بے شک یہود میں سے ایک آدمی نے آپ پر جادو کیا ہے۔ اور وہ سحر فلاں کنوئیں میں ہے۔ پس آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ اسے لے کر حاضر خدمت ہو گئے۔ چنانچہ وہ آیت پڑھتے رہے اور گرہ کھولتے رہے۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے۔ گویا کہ آپ ﷺ بندھی ہوئی رسی (بیڑی) سے آزاد ہو گئے (اور ہشاش بشاش ہو گئے)۔

امام ابن مردویہ اور بیہقی نے دلائل میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک یہودی غلام تھا جو آپ کی خدمت کرتا تھا۔ اسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ وہ یہودی آپ کے ساتھ مسلسل رہا یہاں تک کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ پر جادو کر دیا۔ اور حضور نبی کریم ﷺ گھلتے رہے، کمزور ہوتے رہے اور یہ معلوم نہ تھا۔ آپ کو تکلیف کیا ہے۔ پس اسی دوران ایک رات رسول اللہ ﷺ آرام فرما تھے کہ اچانک آپ کے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک آپ کے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کی جانب۔ پس وہ فرشتہ جو سر کی جانب تھا اس نے پاؤں کی جانب بیٹھنے والے فرشتے سے کہا: انہیں کیا تکلیف ہے؟ تو اس نے جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے پھر پوچھا: ان پر کس

marfat.com

Marfat.com

نے جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے۔ اس نے پوچھا: کس کے ساتھ اس نے جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: کنگھی کے بالوں اور تر کھجوروں کے خشک گابے کے ساتھ۔ وہ ذی اروان میں ہے اور وہ کنوئیں کے اس پتھر کے نیچے ہے جس پر کھڑے ہو کر پانی نکالا جاتا ہے۔ پس جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی معیت میں کنوئیں کی طرف چلے اور ایک آدمی اس میں اترا۔ وہ پتھر کے نیچے سے گابے کو نکال لایا۔ تو دیکھا اس میں رسول اللہ ﷺ کی کنگھی اور آپ کے سر مبارک کے بال تھے۔ اور اس میں موم کا مجسمہ بنا ہوا تھا جو رسول اللہ ﷺ کی تصویر کے مشابہ تھا۔ اور اس میں سوئی گاڑھی ہوئی تھی۔ جب کہ ایک تسمے میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام موذتین لے کر آئے اور کہا: اے محمد! ﷺ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور گرہ کھل گئی۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور دوسری گرہ کھل گئی۔ حتی کہ آپ سورت سے فارغ ہوئے اور تمام کی تمام گرہیں کھل گئیں اور سوئی کو نکالتے وقت تو آپ ﷺ نے اس کا درد محسوس کیا۔ پھر اس کے بعد آپ راحت وسکون پانے لگے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! ﷺ اگر آپ یہودی کو قتل کر دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت وعافیت عطا فرمائی ہے اور اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا عذاب انتہائی شدید ہے۔ چنانچہ آپ نے اسے نکال دیا۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ لبید بن اعصم یہودی نے حضور نبی کریم ﷺ پر جادو کیا۔ اس نے اس میں مجسمہ بنایا اور اس میں گیارہ گرہیں لگائیں۔ اس کے سبب آپ ﷺ شدید بیمار ہوگئے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور آپ کو معوذتین پیش کیے۔ تو حضرت میکائیل علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: اے جبرائیل! آپ کے صاحب تو تکلیف میں ہیں۔ اس نے جواب دیا: ہاں۔ تو انہوں نے کہا: لبید بن اعصم یہودی نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے اور وہ بئر میمون میں پانی کے پتھر کے نیچے سخت زمین میں ہے۔ انہوں نے پوچھا: اس کا علاج کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: کنوئیں کا پانی نکالا جائے پھر اس پتھر کو الٹا جائے اور وہاں سے غلاف کو اٹھالیں۔ اس میں ایک تصویر ہے۔ اس میں گیارہ گرہیں ہیں۔ پس اسے جلا دیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت یاب ہو جائیں گے۔ پس آپ ﷺ نے ایک جماعت بھیجی۔ ان میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پانی نکالا گیا تو انہوں اسے اس طرح پایا گویا کہ وہ مہندی کا پانی ہے۔ پھر چٹان کو الٹایا گیا۔ تو اس کے نیچے وہ غلاف تھا جس میں ایک مجسمہ تھا۔ اس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: اے محمد! ﷺ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اس میں خلق سے مراد صبح ہے۔ تو ایک گرہ کھل گئی۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی جن وانس کے شر سے۔ تو دوسری گرہ کھل گئیں۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ اور رات کی تاریکی کے شر سے جس کے ساتھ رات آتی ہے۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ اور تکلیف دہ جادو کرنے والیوں کے شر سے۔ پس گرہیں کھل گئیں۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ اور میں حسد کرنے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرے)

امام ابن مردویہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ یہودیوں نے حضو نبی کریم ﷺ کے

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 92، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

ساتھ کچھ عمل کیا جس کے سبب آپ کو شدید درد ہونے لگا۔ آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ پھر آپ کے پاس سے باہر نکل گئے۔ وہ خیال کرنے لگے کہ آپ ﷺ کو درد ہے۔ پھر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام معوذتین لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئے اور ان دونوں کے ساتھ آپ کو تعویذ کیا۔ پھر کہا ''بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ وَنَفْسٍ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ'' (میں اللہ کا نام لے کر آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو اذیت دے اور ہر حسد کرنے والے کی نظر اور نفس سے۔ اللہ آپ کو شفا دے۔ میں اللہ کا نام لے کر آپ کو دم کرتا ہوں)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھی اور فرمایا: اے ابن عبسہ! کیا تو جانتا ہے فلق کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: فلق جہنم میں ایک کنواں ہے۔ جب جہنم بھڑکتی ہے تو اس کے سبب بھڑکتی ہے اور جہنم اس سے اسی طرح اذیت پاتی ہے جس طرح بنو آدم جہنم سے اذیت پائیں گے۔

امام ابن مردویہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کیا تو جانتا ہے فلق کیا ہے؟ یہ جہنم کا ایک دروازہ ہے جب اسے کھولا جائے گا تو جہنم بھڑک اٹھے گی۔

ابن مردویہ اور دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ارشاد باری تعالیٰ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کے بارے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: یہ جہنم میں قید خانہ ہے جس میں ظلم کرنے والے جابر (حکمرانوں) اور تکبر کرنے والوں کو قید کیا جائے گا۔ بے شک جہنم بھی اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتی ہے۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ الْفَلَقِ جہنم میں ایک گڑھا ہے جو اوپر سے ڈھانپا ہوا ہے۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت زید بن علی اور ان کے آباء سے یہ روایت نقل کی ہے کہ الْفَلَقِ جہنم کی گہرائی میں ایک گڑھا ہے اس کے اوپر سے ڈھانپا ہوا ہے۔ جب اسے کھولا جائے گا تو اس سے آگ نکلے گی تو اس گرمی کی شدت سے جہنم چیخنے چلانے لگے گی جو اس گڑھے سے خارج ہو گی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ الْفَلَقِ سے مراد صبح ہے۔(3)

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا: مجھے قول باری تعالیٰ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کے بارے بتائیے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں جب کہ وہ رات کی تاریکی سے پھوٹتی ہے۔ تو نافع نے عرض کی: کیا اہل عرب بھی اس معنی کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے زہیر بن ابی اسلمی کو نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

1۔ الفردوس بماثور الخطاب، جلد 3، صفحہ 217 (6427)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 427، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً

marfat.com

Marfat.com

اَلْفَارِجُ الْهَمِّ مَسْدُوْلًا عَسَاكِرُهُ كَمَا يُفَرِّجُ غَمَّ الظُّلْمَةِ الْفَلَقُ

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الْفَلَقِ کا معنی الخلق یعنی پیدا کرنا ہے۔(1)

امام احمد، ترمذی، ابن جریر، ابن منذر، ابوالشیخ نے العظمہ میں، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن چاند کی طرف دیکھا جب کہ وہ طلوع ہوا اور فرمایا: اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کر۔ کیونکہ یہی غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ہے۔(2)

ابن جریر، ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ سے مراد تاریک ہونے والے ستارے کے شر سے پناہ طلب کرنا ہے اور وہ ستارہ ثریا ہے۔(3)

امام ابن جریر اور ابوالشیخ رحمہما اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے اسی آیت کے تحت بیان کیا ہے کہ عرب کہتے ہیں غاسق سے مراد ثریا کا گرنا ہے۔ اس کے گرنے کے وقت بیماریوں اور طاعون کی کثرت ہو جاتی ہے اور اس کے طلوع کے وقت (یعنی بلند ہونے کے وقت) وہ اٹھ جاتی ہیں۔(4)

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ستارے بلند ہوں گے تو ہر شہر سے آفات اٹھا دی جائیں گی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کا یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ رات کے شر سے جب وہ جانے لگے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ غَاسِقٍ سے مراد ثریا کا گرنا ہے۔ اور غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کا مفہوم ہے۔ سورج جب غروب ہو جائے۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ رات کے شر سے جب وہ آنے لگے۔(5)

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا: کہ آپ مجھے وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کے بارے بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: کہ غَاسِقٍ سے مراد ظلمت اور تاریکی ہے۔ اور وَقَبَ سے مراد اس کی شدید سیاہی اور انتہائی تاریکی ہے۔ جب کہ وہ ہر شے میں داخل ہو جائے۔ یہ سن کر نافع نے کہا: کیا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 428، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 172، وزارت تعلیم اسلام آباد

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 430 4۔ ایضاً 5۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 429

marfat.com

Marfat.com

عربوں میں یہ معنی معروف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے زہیر کو نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

ظَلَّتْ تَجُوْبُ يَدَاهَا وَهِيَ لَاهِيَةٌ　　حَتّٰى اِذَا جَنَحَ الْاَظْلَامُ وَالْغَسَقُ

اور اس نے وقب کے بارے کہا

وَقَبَ الْعَذَابُ عَلَيْهِمْ فَكَاَنَّهُمْ　　لَحِقَتْهُمْ نَارُ السَّمَاءِ فَاُخْمِدُوْا

''ان پر عذاب چھا گیا گویا کہ آسمان کی آگ ان میں داخل ہوگئی اور وہ ٹھنڈے کر دیئے گئے''۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کا یہ معنی ذکر کیا ہے کہ رات جب کہ داخل ہو جائے۔(1)

امام ابن منذر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا النَّفّٰثٰتِ کا معنی ہے جادو کرنے والی عورتیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد جادو کو جھاڑ پھونک سے ملانے والے ہیں۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ النَّفّٰثٰتِ سے مراد جادو کرنے والے ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ کا معنی ہے۔ دھاگے کی گرہ میں پھونک لگانے والیاں۔(3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے گرہ لگائی۔ پھر اس میں پھونک ماری۔ تو اس نے جادو کیا۔ اور جس نے جادو کیا تحقیق اس نے شرک کیا۔

امام حاکم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تجھے وہ دم نہ کر دوں جو دم مجھے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے کیا تھا؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں ضرور۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اس طرح دم فرمایا: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهِ يُشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ'' تو آپ ﷺ نے یہی پڑھ کر تین بار دم فرمایا۔(4)

ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے سر میں درد محسوس کیا۔ اور آپ نے صحابہ کرام کے پاس جانے میں دیر کر دی۔ پھر آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: کون سی شے ہے جس نے آپ کو ہمارے پاس آنے سے لیٹ کر دیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ درد ہے جسے میں نے اپنے سر میں محسوس کیا ہے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے اپنا ہاتھ میرے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 429، دار احیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 431　3۔ ایضاً

4۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 590 (3990)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

سر پر رکھا ہے۔ پھر یہ پڑھا ''بِسۡمِ اللّٰهِ اَرۡقِيۡكَ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ يُؤۡذِيۡكَ اَوۡ يُصِيۡبُكَ وَمِنۡ شَرِّ كُلِّ ذِیۡ شَرٍّ مُعۡلِنٍ اَوۡ مُسِرٍّ وَمِنۡ شَرِّ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ آپ نے فرمایا: پھر میں صحت یاب ہو گیا۔

امام ابن عدی نے الکامل میں اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ حسد وہ پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ہوا تھا۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ مراد یہودی ہیں جو کہ اسلام سے حسد کرتے تھے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ سے مراد ابن آدم کا نفس اور اس کی نظر ہے (یعنی ابن آدم کی ذات اور اس کی نظر کے سے شر سے میں پناہ مانگتا ہوں)۔

ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ حاسد کی نظر اور اس کے نفس کے شر سے۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ان کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو تکلیف ہو رہی تھی۔ تو انہوں نے یہ پڑھا: ''بِسۡمِ اللّٰهِ اَرۡقِيۡكَ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ يُؤۡذِيۡكَ مِنۡ حَسَدِ حَاسِدٍ وَّكُلِّ عَيۡنٍ، اسۡمِ اللّٰهِ يَشۡفِيۡكَ''

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے۔ تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور یہ پڑھ کر دم کیا: ''بِسۡمِ اللّٰهِ اَرۡقِيۡكَ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ يُؤۡذِيۡكَ مِنۡ كُلِّ كَاهِنٍ وَّحَاسِدٍ وَاللّٰهُ يَشۡفِيۡكَ''

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم حسد سے بچو۔ کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلند درجات لعنت کرنے والے، احسان جتلانے والے، بخیل، باغی اور حسد کرنے والے کے لیے نہیں کھلیں گے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر ابھی اہل جنت میں سے ایک آدمی اس راستے سے آئے گا۔ پس اتنے میں انصار میں سے ایک آدمی آیا، اس کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور وہ اپنے بائیں ہاتھ میں جوتے اٹھائے ہوئے تھا۔ اس نے سلام عرض کیا۔ پھر جب دوسرا دن تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ تو پھر پہلی بار کی طرح ایک

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 273 (6633)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 432، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

آدمی آیا۔ اور جب تیسرا دن ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے کی طرح گفتگو فرمائی۔ تو وہی آدمی اپنی پہلی حالت کی طرح پر آیا۔ اور جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے تو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے ہو لیے اور کہنے لگے: میرا اپنے باپ کے ساتھ جھگڑا ہو گیا ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ میں تین دن تک اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو آپ مجھے اپنے پاس پناہ عطا فرمائیں۔ یہاں تک کہ وہ تین دن گزر جائیں۔ جن کی میں نے قسم کھائی ہے۔ اس نے کہا: ہاں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے تین راتیں اس کے ساتھ گزاریں اور اسے دیکھا کہ وہ صرف فجر کی نماز کے لیے اٹھتا ہے۔ اور جب وہ اپنے بستر پر کروٹ بدلتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی کبریائی بیان کرتا ہے اور وہ خیر کے سوا کوئی بات نہیں کرتا۔ جب تین راتیں گزر گئیں اور میں اس کے عمل کو حقیر جاننے کے قریب ہو گیا۔ تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان نہ کوئی ناراضگی ہے اور نہ کوئی اختلاف۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ابھی تم پر اہل جنت میں سے ایک آدمی آئے گا۔ پھر تم ہی تین مرتبہ آئے۔ تو میں نے چاہا کہ میں تمہارے پاس رہوں اور تمہارے عمل کو دیکھوں لیکن میں نے نہیں دیکھا کہ تم کوئی زیادہ عمل کرتے ہو۔ جب میں واپس مڑنے لگا تو اس نے مجھے بلایا اور کہا: عمل نہیں ہے مگر وہی جو تم نے دیکھ لیا ہے۔ مگر میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کوئی کھوٹ نہیں پاتا اور نہ میں کسی سے اس کی عزت و اکرام اور بھلائی پر حسد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس یہی وہ وصف ہے جس نے تجھے اس مقام پر پہنچا دیا ہے اور یہی وہ عمل ہے جس کی طاقت نہیں رکھی جاتی۔ (1)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز نور ہے، روزہ ڈھال ہے، صدقہ خطاؤں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے۔ (3)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے الشعب میں حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حسد کرنے والا میری نعمت کا دشمن ہے، وہ میرے فیصلے کو ناپسند کرنے والا ہے اور میری اس تقسیم پر راضی نہیں جو میں نے اپنے بندوں کے درمیان کی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (4)

1۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 264 (6605)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 267 (6610) 3۔ ایضاً (6612)
4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 5، صفحہ 336 (26599)، دار التاج بیروت

marfat.com

Marfat.com